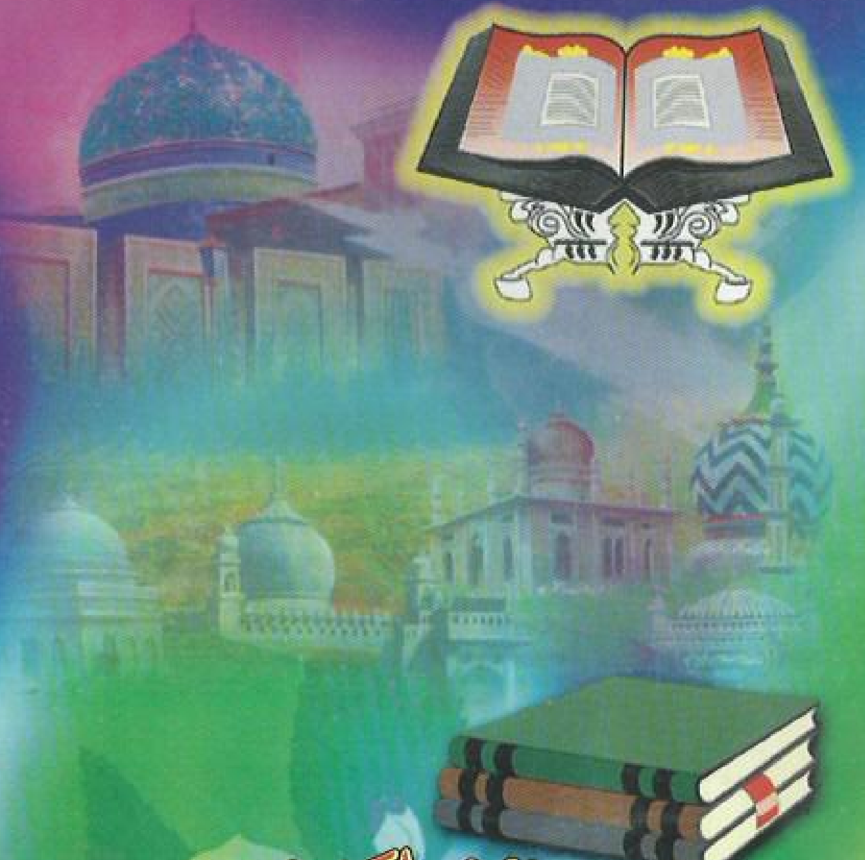


وظائفِ اولیاء پر اعتراضات کے جوابات

مصنف

ملک التحریر مناظر اسلام
حضرت علامہ مفتی و حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی (بہاولپور)

ناشر عطاری پبلشرز کراچی 0320-4045143


وظائفِ اولیاء پر
اعتراضات کے جوابات
مصنف
ملک التحریر مناظر اسلام
حضرت علامہ مفتی و حافظ
محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی
(بہاولپور)
ناشر
عطاری پبلشرز کراچی
0320-4045143

کتاب کا نام :	وظائف اولیاء پر اعتراضات کے جوابات
مؤلف :	رئیس التحریر شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا فیض احمد اویسی غفرلہ
باہتمام :	حضرت مولانا سید حمزہ علی قادری
سن اشاعت :	جون ۲۰۰۰ء بمطابق ربیع النور ۱۴۲۱ھ
کمپیوٹر کمپوزنگ :	الرضا گرافکس (کاشان فون : 2214206)
ناشر :	عطاری پبلشرز 0320-4045143
ہدیہ :	18 روپے
تعداد	2200

ملنے کے پتے

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی۔

عطاری پبلشرز کراچی۔

مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی کراچی۔

مکتبہ کنزالایمان نزد قوت الاسلام مسجد لیاقت آباد نمبر ۱۰ کراچی۔

ضیاء الدین پبلشرز کھارادر کراچی

مکتبہ البصرہ چھوٹکی گھٹی حیدر آباد۔

مکتبہ غوثیہ ڈھولن آباد (لیاقت آباد) میر پور خاص

فہرست

پیش لفظ

شیریں بیاں حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری دامت برکاتہم العالیہ

وترکناہ فی الآخرین ٥

اللہ کا قرب اور حضور ﷺ کی نظر کرم کے حصول کیلئے رحمتوں کے نزول کیلئے بندگی کی درجات عالی کے وصول کیلئے ذکر الٰہی اور درود پاک کی کثرت اولیاء اللہ کا وظیفہ رہی ہے اور رہے گی۔ اس راستے میں اکابر علماء اور اولیاء نے جن اوراد و وظائف کے ذریعے فیض پایا۔ انہیں آنے والوں کیلئے بھی سرمایۂ راہ شریعت و طریقت پر چھوڑا بلکہ معمولات میں تاکید کے ساتھ وصیت تک کی۔ لیکن بعض بے خبر اور راہ گم کردہ اپنے تئیں تحقیق و تنقید کے دعوے داروں نے ان اوراد و وظائف کی اسناد پر کلام کیا اور عقیدہ ضعیف رکھتے ہوئے روایات کو ضعیف قرار دیا۔

الحمدللہ جادۂ حق کے شہسواروں نے ہمیشہ ان کا جواب دیا اور ان کے اعتراضات کو باطل ثابت کیا۔

موجودہ رسالہ بھی حضرت رئیس التفسیر شیخ الحدیث علامہ فیض احمد اویسی صاحب کی کاوش کا ثمرہ ہے جو اہلسنّت و جماعت کیلئے سالکین راہ طریقت و معرفت کیلئے یقین کی نعمت ہے اور معترضین کے لئے باعث ندامت ہے۔

خادم الفقراء

مولانا حمزہ علی قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم الرؤف الرحیم الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ الطاہرین اجمعین۔

امابعد! فقیر اویسی رضوی غفرلہ نے ایک عرصہ قبل شرح درود تاج شریف لکھا لیکن طباعت کے مراحل طے نہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ اس خاتونؔ کو دارین میں فلاح و بہبود عطا فرمائے جس نے ۱۴۱۸ھ میں زر کثیر خرچ کر اسے شائع کرا دیا۔ جزاہا اللہ خیر الجزاء) اس کے بعد فقیر کو فوراً خیال گزرا کہ کیوں نہ ہو کہ جملہ ان اعتراضات کے جوابات لکھوں جو اولیائے کرام ومشائخ عظام قدست سرارہم کے وظائف و اوراد کے متعلق ہیں چنانچہ شرح درود تاج مسمیٰ بہ "ضوء السراج" اشاعت کے بعد اس پر قلم اٹھایا اپنی معلومات اور استعداد پر یہ مجموعہ تیار کیا جس کا نام بھی یہی تجویز ہوا۔

وظائف اولیاء پر اعتراضات کے جوابات

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی حبیبہ الکریم

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ ۱۰ ربیع النور شریف ۱۴۱۸ھ پاکستان۔

ؔ وہ خاتون اپنا نام بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتیں۔

تمہید

یقین کیجیے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنی امت کے اولیاء و مشائخ اور علماء پر فخر اور ناز ہے اسی لیے شبِ معراج آپؐ نے حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ کیا تمہاری امت میں بھی محمد غزالی جیسا عالم دین ہے۔

یہی وجہ ہے کہ صدیوں ان کے معمولات اور درود و وظائف کو امت حرزِ ایمان سمجھ کر عمل کرتی چلی آرہی ہے محمد بن عبدالوہاب کی تحریک وہابیت کو انگریزوں نے امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلط کیا تو اس تحریک کے بعد اولیائے کرام کے معمولات اور درود و وظائف پر شرک و بدعت کے ڈونگرے برسائے گئے اس سے قبل اس طرح کے فتاویٰ کا بازار گرم نہیں تو سمجھ لیجیے کہ ان کے ایسے اعتراضات اسلامی خدمت نہیں۔ انگریز کی خوشنودگی کے پیش نظر ہے ان اعتراضات میں سے ایک یہ بھی ہے جس کے لیے فقیر نے یہ تصنیف ہدیہ ناظرین کی سعادت فقیر کو نصیب رہی ہے۔

درود تاج شریف

سب سے زیادہ اعتراضات کی بوچھاڑ اسی درود تاج پر ہوئی۔ فقیر نے اس کی مکمل تحقیق "ضوء السراج" میں لکھ دی۔ یہاں صرف ایک حوالہ کافی ہے۔

درود تاج کی بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبولیت

حضرت مولانا شیخ قاری محمد سلیمان پھلواری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صلوٰۃ و سلام میں لکھا ہے کہ حضرت الشیخ سید قطب الوقت ابوالحسن شاذلی

رضی اللہ عنہ صاحب حزب البحر اور بانی سلسلہ شاذلیہ نے درود تاج حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں پیش کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس درود شریف کے لیے منظوری عطا فرمایئے کہ یہ ایصالِ ثواب کے وقت ختم میں پڑھا جایا کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمالیا۔ اس درود شریف کی یہ فضیلت بہت بڑی ہے دیگر فضائل اور اس کے پڑھنے کے دو طریقے مطبوعہ کتابوں میں تحریر ہیں۔

درود تاج شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ

اَنِیسِ الغَرِیبِینَ رَحْمَۃٍ لِّلعٰلَمِینَ رَاحَۃِ العَاشِقِینَ رَحْمَۃٍ لِلعٰلَمِینَ رَاحَۃِ العَاشِقِینَ مُرَادِ المُشتَاقِینَ شَمسِ العَارِفِینَ سِرَاجِ السَّالِکِینَ مِصبَاحِ المُقَرَّبِینَ مُحِبِّ الفُقَرَآءِ وَالغُرَبَآءِ وَالمَسَاکِینِ سَیِّدِ الثَّقَلَینِ نَبِیِّ الحَرَمَینِ اِمَامِ القِبلَتَینِ وَسِیلَتِنَا فِی الدَّارَینِ صَاحِبِ قَابَ قَوسَینِ مَحبُوبِ رَبِّ المَشرِقَینِ وَالمَغرِبَینِ جَدِّ الحَسَنِ وَالحُسَینِ مَولَانَا وَمَولَی الثَّقَلَینِ اَبِی القَاسِمِ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ نُورٍ مِّن نُّورِ اللّٰہِ یَااَیُّھَا المُشتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِہٖ صَلُّوا عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلِّمُوا تَسلِیمًا ط

ترجمہ: یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تاج والے، معراج والے، براق والے، عَلَم والے پر، بلا، وباء، قحط، مرض، دور کرنے والے پر، ان کا نام لکھا ہوا، بلند کیا ہوا لوح و قلم میں مشفوع، منقوش ہے عرب و عجم کے سردار ہیں۔ ان کا جسم بیت و حرم میں مقدس، معطّر، مطہّر، منور ہے چاشت کے خوشنما سورج چودھویں کے چاند۔ ہر بلندی کے صدر نشین، نور ہدایت تمام مخلوق کی جاپناہ۔ تاریکیوں کے چراغ۔ حسین خلق و عادات والے تمام امتوں کی شفاعت کرنے والے سخاوت اور کرم کرنے والے اللہ تعالٰی ان کا نگہبان ہے جبرئیل علیہ السلام ان کے خادم ہیں۔ براق کے شہسوار۔ معراج ان کا سفر ہے سدرۃ المنتہٰی ان کا مقام ہے اور قاب قوسین (کمال قرب الٰہی) ان کا مطلوب ہے اور مقصود حاصل ہوا۔ تمام رسل کرام علیہم السلام کے سردار۔ تمام انبیاء علیہم

السلام سے بعد کو تشریف لانے والے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے مسافروں اور غریبوں کے غمگسار۔ تمام جہانوں رحمت عشاق کی راحت مشتاقوں کی مراد۔ تمام عارفین کی آفتاب۔ سالکین راہ ہدیٰ کے چراغ۔ مقربان الٰہی کی شمع۔ فقیروں پردیسیوں اور مسکینوں سے محبت و الفت کرنے والے جن و انس کے سردار حرم مکہ معظمہ و حرم مدینہ منورہ کے نبی اور کعبہ و بیت المقدس ہر دونوں قبلوں کے امام دنیا و آخرت میں ہم سب کے وسیلہ قاب قوسین او ادنیٰ (قربت حق تعالٰی) والے مشرق و مغرب کے پروردگار کے محبوب سیدنا امام حسن و سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کے جد امجد ہمارے آقا اور جن و انس کے مولیٰ سیدنا ابوالقاسم حضور محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالٰی کے نور میں سے نور۔ اے مشتاقان نور جمال کے مشتاقو۔ ان کی ذات والاصفات پر درود بھیجو اور ان کی آل و اصحاب پر اور ان پر خوب سلام پڑھو۔

اعتراضات بر درود تاج

اکثر اعتراضات کے تحقیقی جوابات فقیر نے "ضوء السراج فی شرح درود تاج" میں لکھ دیئے کچھ لنجے لنگڑے ہیں تو انہیں بھی لکھ دوں۔ اکثر اعتراضات جعفر پھلواری کے ہیں جس کے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ مذکور ہوا اس نے والد گرامی (بلکہ بقول اس کے اس کا مرشد و رہبر) کے خلاف کافی ہرزہ سرائی کی ہے جس کی تفصیل شرح درود تاج میں آچکی ہے اس سے قارئین سوچیں جو والد و مرشد کا باغی ہو وہ دین کا حامی ہے یا دشمن۔

جعفر پھلواری لکھتا ہے کہ میں ابھی تک درود تاج کے اصلی مصنف کا نام معلوم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ غالباً نام مخفی رکھنے ہی میں مصلحت

ہوگی تاکہ خوش عقیدہ لوگوں میں آسانی سے مقبول ہو کر رائج ہو جائے۔

جواب

غزالی زمان استاذ محترم علامہ احمد سعید شاہ صاحب کاظمی محدث ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ پھلواروی صاحب اپنی ناکامی کی جھنجلاہٹ میں ایسے برسے کہ گویا ان کے کان میں کسی نے کہہ دیا کہ درودِ تاج کے مؤلف نے خود اپنا نام مخفی رکھا ہے، بالفرض ایسا بھی ہو تو ان کے حق میں اس سوءِ ظن کا کیا جواز ہے کہ انہوں نے خوش عقیدہ لوگوں میں ایسے رائج اور مقبول بنانے کے لیے اپنا نام مخفی رکھا ہے ان کے حق میں بحیثیت مؤمن ہونے کے یہ حسنِ ظن درست نہیں کہ محض ریا اور سمعہ سے بچنے کے لئے اپنا نام چھپایا ہو؟ کیسی عجیب بات ہے۔ کہ کسی مؤلف کا نام معلوم نہ ہو سکے تو یہ سمجھ لیا جائے کہ اپنی تالیف کو عوام میں مقبول بنانے کے لیے مؤلف نے اپنا نام مخفی رکھا ہے۔

درودِ تاج تو چند سطور پر مشتمل ہے فنونِ عربیہ میں کئی ایسی کتابیں مروّج و مقبول ہیں مثلاً میزان الصرف، شرحِ مأتہ عامل، پنج گنج وغیرہ جن کے مؤلفین کے نام آج تک متعین ہو کر عام طور پر سب اہل علم کو معلوم نہ ہو سکے۔ تو کیا بقولِ پھلواروی صاحب یہی کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے خوش عقیدہ عوام میں اپنی تالیفات کو مقبول اور مروّج کرنے کے لئے اپنے ناموں کو مخفی رکھا؟ ذرا سوچیئے! یہ کیسی مضحکہ خیز بات ہے۔

درود تاج کی عظمت پر اعتراض

جعفر پھلواروی لکھتا محض عوامی مقبولیت کسی چیز کی صحت کی ضمانت نہیں۔

جوابِ غزالی زماں رحمۃ اللہ علیہ

اس مقام پر قطعاً نامناسب ہے

حقیقت یہ ہے کہ درودِ تاج محض عوام میں مقبول نہیں بلکہ خواص میں بھی مقبول ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ پھلواروی صاحب کے مرکزِ عقیدت نے اس کی مقبولیت ثابت کرنے کے لیے اپنی کتاب، "صلوٰۃ و سلام" میں وہ واقعہ لکھا جسے پھلواروی صاحب من گھڑت اور ظنی کہہ رہے ہیں مگر وہ ان کے لکھنے کا انکار نہ کر سکے جس سے صاف ظاہر ہے کہ پھلواروی صاحب کے والد بزرگوار جو طبقہ خواص سے ہیں درودِ تاج ان کے نزدیک مقبول ہے اور وہ اس کی مقبولیت کے قائل ہیں اس کے باوجود پھلواروی صاحب کا یہ کہنا کہ محض عوامی مقبولیت کسی چیز کی صحت کی ضمانت نہیں، گویا اپنے پیر و مرشد اور مرکزِ عقیدت کو خواص سے خارج کر کے عوام میں شامل کر دینا ہے جو کسی خلفِ رشید، مریدِ صادق اور بے حد عقیدت رکھنے والے کے شایانِ شان نہیں ہو سکتا بلکہ یہ اپنے مرشد کی عظمت کو بری طرح مجروح کرنے کے مترادف ہے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہ

طریقت کے اصول میں سے ہے کہ جو مرید اپنے مُرشد کے نظریات کا مخالف ہو وہ مرتد یا باغی متصور ہوتا ہے اور جعفر پھلواروی اپنے مرشد کا صرف مخالف نہیں بلکہ ان کے نظریہ کو شرک سمجھتا ہے۔ اور خود کو موحد اور ظاہر ہے کہ مشرک کی نجات ممتنع ہے اور جو اپنے مرشد کو دائمی جہنمی سمجھتا ہے تو اس سے بڑھ کر باغی اور کون ہوگا۔

نافرمان بیٹا

جب بیٹا باپ کو مشرک کہے اور اس کے نیک طریقہ

کے برعکس چلے وہ نافرمان اولاد میں داخل ہے اور بے فرمان کا حشر جو ہوگا وہ سب کو معلوم ہے اس سے قارئین خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ درود تاج پر حرف گیری سے جعفر پھلواروی کو کیا برا صلہ ملا۔

تلقی بالقبول

عوامی مقبولیت سے جعفر پھلواروی کو نفرت ہے یہ اس کی دھوکہ اور فریب اور فن حدیث سے بے خبری کی علامت ہے اس لیے کہ درود تاج نہ صرف عوام بلکہ اغواث واقطاب اور ہر سلسلہ کے مشائخ اولیاء و علماء کا محبوب و مقبول وظیفہ ہے یہ علیٰحدہ بات ہے کہ جعفر پھلواروی ان حضرات کو نہ صرف عوام بلکہ مشرک سمجھتا ہے جب کہ اس کے عقیدے کا برا حال ہے تو پھر وہ درود تاج کا انکار نہ کرے گا تو اور کیا کرے گا پھر یہ وظیفہ صدیوں سے ہر دور میں مقبول ہے اور فن حدیث کا مشہور قاعدہ "تلقی بالقبول" کہاں جائے گا یا تو جعفر پھلواروی وغیرہ اس قاعدۂ حدیث سے جاہل ہے یا جہالت کا شکار ہے۔

سوال:۔ پھلواروی نے کہا یاایھا المشتاقون بنور جمالہ کسی متبدی طالب علم کو یہ نہیں معلوم کہ مشتاق کا صلہ الیٰ ہوتا ہے اتنی بھونڈی بھونڈی سی غلطیاں کوئی اہل علم نہیں کر سکتا۔

؎ کردن عیب را ہنر باید۔

ترجمہ۔ غلطی کرنے کے لیے بھی ہنر چاہیے

جواب:۔ اس قسم کے سوالات کے مفصل جوابات فقیر "ضوء السراج فی شرح تاج" میں لکھ چکا ہے یہاں یہ دکھانا ہے کہ جعفر پھلواروی اور اس کے ہمنوا کس طرح اولیائے کرام کے درود و وظائف پر اعتراض

کرتے ہیں اور کیسی گندی زبان استعمال کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ شرح مذکور میں دو جواب لکھے گئے ہیں۔

۱۔ المشتاقون العاشقون کے معنیٰ کو متضمن ہے اور عشق کا صلہ لفظ باء آتا ہے اور ایسے تفننات محاورۂ عرب میں عام ہیں،

۲۔ المشتاق بمعنی المولع ہے اور اَوْ لَعَ کا صلہ لفظ باء آتا ہے مثلاً اولع تفصیل بامہ (بیضاوی) وغیرہ وغیرہ۔

سوال پھلواروی

ایسے ایسے وظائف عوام میں رائج ہوگئے ہیں جن کا نہ سر ہے نہ پیر۔ ان کی عربی زبان نہایت گھٹیا قسم کی ہے۔ بعض وظائف تو سراسر مشرکانہ قسم کے ہیں۔

جواب کاظمی

میں عرض کروں گا کہ درود تاج اور اس جیسے وظائف صلحاء امت کو گھٹیا قسم کی زبان کہنا انتہائی گھٹیا ذہنیت کا مظاہرہ ہے جیسا کہ ہمارے جوابات سے واضح ہے بقیہ وضاحت عنقریب آرہی ہے بے شک جہلاء عوام میں بکثرت بے سروپا مشرکانہ وظائف وعملیات رائج ہیں جو سحر، جادو اور ٹونہ کے اقسام سے ہیں صلحاءِ امت نے نہ انہیں کبھی قبول کیا نہ وہ قبول کرنے کے لائق ہیں لیکن درودِ تاج اور اس جیسے وظائف اولیاء کرام کو ان سے کیا نسبت؟ وہ تو علماء وصلحاءِ امت کے مقبول اور پسندیدہ معمولات میں سے ہیں، خود پھلواروی صاحب کے بزرگوار اور پیرومرشد بھی درودِ تاج کی کمال عظمت اور مقبولیت کے قائل ہیں ان کے اپنے پمفلٹ میں یہ مضمون موجود ہے کہ خسروی صاحب نے ایک خط کے ذریعے ان سے پوچھا، مولانا قاری شاہ سلیمان صاحب پھلواروی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے اپنی کتاب

"صلوٰۃ وسلام" میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ سید ابوالحسن شاذلی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے درودِ تاج نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں زیارت کے وقت پیش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس درود کے لیے منظوری عطا فرمائیے کہ یہ ایصال ثواب کے وقت ختم میں پڑھا جایا کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منظور فرمالیا۔

(انتہیٰ کلامہ ص ۱۳)

پھلواروی صاحب اس کے جواب میں فرماتے ہیں۔ غلطی بہرحال غلطی ہے خواہ کسی سے اس کا صدور ہو۔ حضرت قبلہ مولانا شاہ سلیمان پھلواروی میرے مرشد بھی ہیں اور پدر بزرگوار بھی۔ مجھے ان سے بے حد عقیدت ہے لیکن ایسی اندھی عقیدت بھی نہیں کہ انہیں معصوم عن الخطاء سمجھنے لگوں۔

انتباہ | اندھی تقلید کا جملہ نہ بھولئے جو ناخلف بیٹا اور مرتد فی الطریقۃ اپنے مرشد کے لیے استعمال فرما رہا ہے۔

جواب الجواب | جعفر پھلواروی صاحب نے اس جواب میں اپنے خلف رشیدؒ مرید صادق اور بے حد عقیدت مند ہونے کا جو مظاہرہ کیا ہے اس کی مثال نہیں بے شک ان کے پدر بزرگوار معصوم عن الخطاء نہیں لیکن خطاء کے مدارج ہیں جس خطاء کا صدور ایک مبتدی طالب علم سے بھی متصور نہ ہو۔ پھلواروی صاحب کا اس میں اپنے پدر بزرگوار صاحب فضل وکمال، مرکز عقیدت، مرشد کامل کو عمر بھر مبتلا سمجھنا مقام حیرت نہیں تو کیا ہے؟

یہی نہیں بلکہ عمر بھر انہیں درود تاج کے مشرکانہ ہونے کا بھی علم نہ ہوا۔ گویا وہ شرک وتوحید میں بھی امتیاز نہ کر سکے۔ بلکہ ایک غلط سلط مشرکانہ کلام کا بارگاہ رسالت میں مقبول ومنظور ہونا بھی انہوں نے تسلیم کر لیا حتیٰ کہ اپنی کتاب "صلوٰۃ وسلام" میں بلا نکیر اسے درج کر دیا۔

ع بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

پھلواروی صاحب نے درود تاج کے علاوہ صالحین امت کے دیگر کئی معمولات کی بھی سخت مذمت کی ہے اور انہیں مشرکانہ قرار دیا ہے اور ان کا مذاق اڑا کر عامۃ المسلمین کی نظروں میں انہیں بے وقعت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

مگر یاد رہے کہ ان کی عظمت ومقبولیت کو نقصان پہونچانا پھلواروی صاحب کے بس کا روگ نہیں۔

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغِ قدسیاں ہرگز نہ میرد

بلکہ

ے چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں زند

کچھ پھلواری جعفر کا یہی حال ہوا کہ سنی گھرانے سے نکل کر دیوبندی بنا پھر مودودی تک پہونچا بالآخر پرویزیت پر انجام پایا (واللہ تعالیٰ اعلم)

سوالنمبر ۲: درود تاج اگر الہامی بھی ثابت کر دیا جائے تو اس کی لسانی غلطی بھی غلطی ہی جائے گی محض عوامی مقبولیت کسی چیز کی ضمانت نہیں (پھلواروی پمفلٹ)

جواب:۔ لسانی غلطی کا درود تاج میں نام و نشان تک نہیں اس کی جتنا غلطیاں غلط کاروں نے نکالیں فقیر نے سب کے مفصل جوابات لکھدیے ہیں بلکہ ثابت کر دکھایا ہے کہ جسے غلط کاروں نے غلطی کہا ہے وہ ان کی اپنی غلط فہمی اور کم علمی ہے اعتقادی غلطی کا اشارہ دافع البلاء الخ جیسے جملوں کی طرف ہے اس کی تفصیل و تشریح بھی فقیر نے شرح درود تاج میں عرض کر دی ہے۔

علم سے کورے لوگ جعفر پھلواروی اور اس طرح کے غبی لوگ ہر دور میں رہے اور تا قیامت رہیں گے جو اپنی غلط فہمی سے صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح سمجھتے ہیں اس کی بیشمار مثالیں کتب تواریخ میں موجود ہیں یہاں صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں۔

حکایت منقول ہے کہ پہلی رات کا چاند عورتیں دیکھ رہی تھیں ایک عورت نے بچے کو قضا حاجت کے بعد صفائی کرتے ہوئے انگلی پر گندگی لگ گئی جسے وہ صاف نہ کر سکی۔ چاند دیکھتے وقت حسب عادت ہاتھ کو ماتھے پر رکھ کر چاند دیکھنے لگی اسے اپنی بدبو محسوس ہوئی تو کہنے لگی یہ چاند تو بدبودار ہے کسی سمجھدار عورت نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ناک سے لگا کر کہا کہ چاند بدبودار نہیں یہ بدبو تیری اپنی ہے۔
بلکہ ایسے کم فہم قرآن مجید کی غلطیاں نکال لاتے ہیں۔

حکایت ایک جلد ساز کو کسی نے قرآن مجید جلد بنوانے کے لئے دیا جلد ساز کی عادت تھی کہ جس کتاب کی جلد کرتا اس کا مطالعہ کر کے اپنے فہم پر اس کی اصلاح کرتا تھا۔
قرآن مجید کھول کر دیکھا تو اس میں فرعون۔ ابلیس وغیرہ کے نام ہیں چنانچہ

اس نے قرآن مجید کی بھی اصلاح کر ڈالی۔ جب جلد کرانے والے صاحب قرآن لینے آئے تو پوچھا کہ قرآن مجید کی تو اصلاح نہیں کی۔ اس نے کہا کہ اس میں غلطیاں تو بہت تھیں بڑا کام تھا میں نے ایک دو غلطیوں کی تصحیح کر دی ہے باقی خود کر لینا اس نے کہا وہ کیا۔ کہا کہ تم نے کہا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے میں نے دیکھا کہ اس میں ابلیس و فرعون کا نام ہے میں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں ابلیس و فرعون کا کیا کام۔ اسی لیے ابلیس کی جگہ تیرا نام اور فرعون کی جگہ اپنا نام لکھ دیا ہے۔

نتیجہ جعفر پھلواروی اور اس جیسوں کا درود تاج کو غلط کہنا کچھ اسی قسم کا ہے

پھلواروی ان خرافات کا مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ اہل اسلام کو قرآنی دعاؤں اور ماثورہ ادعیہ سے ہٹا دیا جائے

علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ میں عرض کروں گا یہ کوئی نئی بات نہیں منکرین حدیث بھی یہی کہا کرتے ہیں کہ احادیث کا ذخیرہ گھڑنے کا مقصد اہل قرآن کو قرآن سے ہٹا دیا جائے

تبصرہ اویسی غفرلہ ہر بد مذہب اہل اسلام عوام کو اس طرح کا دھوکہ دیتا ہے بالخصوص خود کو اہل قرآن کہلوانے والے یعنی منکرین حدیث (چکڑالوی، پرویزی) فضائل اعمال کے اجر و ثواب کی فراوانی دیکھ کر پھبتیاں اڑاتے ہیں۔ کہ مسواک کرنے ملائکہ بہشت فلاں نیک کام بہشت مفت وغیرہ وغیرہ۔
اسی طرح دیوبندی وہابی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و

کمالات کی روایات کے متعلق اعتراض اٹھاتے ہیں ایسے ہی شفاعت کی احادیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ برائیوں کے ارتکاب کے بعد شفاعت کا عقیدہ گناہوں کی ترغیب دینی ہے ایسے ہی معتزلہ وخوارج آیات رحمت اور احادیث کرم اور نرم مضامین کے منکر تھے وہ بھی یہی عذر کرتے کہ اگر ان آیات کا ظاہری مفہوم ہو اور احادیث مذکورہ کو صحیح مان لیا جائے تو خوف خداوندی دلوں سے اُٹھ جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ ایسے ہی کمالات انبیاء اولیاء کے مضامین کے لیے مخالفین عذر کرتے ہیں کہ اگر انہیں صحیح مان لیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں دخل اندازی کا شائبہ ہوتا ہے مثلاً مان لیا جائے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عزرائیل کو تھپڑ مار کر آنکھ نکال لی یا حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا بڑھیا کے بیڑے ترانے والی کرامت مان لی جائے تو اللہ تعالےٰ کی قدرت میں دخیل ہونا ہے حالانکہ معجزہ وکرامت اسلامی عقیدہ ہے اس میں عقل کا کیا کام۔ یہ لوگ عقل کو دخل انداز کرتے ہیں اس کی تفصیل وتحقیق فقیر کی تصنیف "بڑھیا کا بیڑا" کا مطالعہ کریں۔

پھلواروی

یہ کوئی ضروری نہیں کہ آج اگر کوئی بات کسی پر منکشف ہوئی ہو تو لازماً گزشتہ بزرگوں پر بھی منکشف ہو چکی ہو خود میں بھی اب تک درود تاج کو ایک آسمانی اور الہامی قسم کی چیز سمجھتا تھا لیکن جب حقیقت حال منکشف ہو کر سامنے آگئی تو (من بعد ما جاءنی من العلم) اپنے قدیم خیال پر جمے رہنے کا کوئی جواز نظر نہیں آیا۔ انتہیٰ کلامہ۔

پھلواروی صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ درود تاج میں غلطیاں موجود

ہونے کے باوجود اگر میرے مرشد اور پدر بزرگوار اور مرکز عقیدت شاہ سلیمان صاحب پھلواروی پر وہ منکشف نہیں ہوئیں اور مجھ پر ان کا انکشاف ہو گیا تو اس میں تعجب کی بات کیا ہے۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ آج اگر کوئی بات کسی پر منکشف ہوئی ہو تو لازماً گزشتہ بزرگوں پر بھی منکشف ہو چکی ہو۔

کاظمی رحمۃ اللہ

میں عرض کروں گا کہ یہ کیا ضروری ہے کہ آج اگر کسی کلام میں کوئی غلطی نکالے تو لازماً گزشتہ بزرگوں نے بھی اسے غلطی کہا ہو ممکن ہے کہ اس کلام کو غور وفکر سے دیکھنے اور سمجھنے کے باوجود بھی گذشتہ بزرگوں کے نزدیک وہ چیز غلطی نہ ہو جسے آج کوئی شخص غلطی کہہ رہا ہے۔ امور غیبیہ اور حقائق غامضہ خفیہ اور مسائل دقیقہ کے بارے میں تو پھلواروی صاحب کی یہ بات کسی حد تک تسلیم کی جاسکتی ہے کہ ان میں سے کوئی غیبی حقیقت یا بہت باریک ودقیق پوشیدہ بات گذشتہ بزرگوں پر منکشف نہ ہوئی ہو اور بعد میں بذریعہ الہام یا غور وخوض کرنے سے کسی پر اس انکشاف ہو جائے لیکن جو بات ابتدائی طالب علم اور معمولی عربی دان بھی جانتا ہو۔ وہ گذشتہ علماء راسخین اور بزرگان دین پر مخفی رہے اور مدتوں بعد کسی پر اس کا انکشاف ہو۔ قابل فہم نہیں پھلواروی صاحب جن کے سامنے درود تاج رہا اور وہ اب تک اسے آسمانی اور الہامی چیز سمجھتے رہے۔ کیا وہ اپنی عمر کے اس طویل زمانے میں ایک معمولی عربی دان اور مبتدی طالب علم کی استعداد بھی نہ رکھتے تھے کہ درود تاج کی بھونڈی غلطیاں بھی انہیں نظر نہیں آئیں اور اب اچانک ان کے پاس نہ معلوم کہاں سے ایسا علم

آگیا کہ درود تاج کی غلطیاں ان پر منکشف ہو گئیں جس کی وجہ سے انہیں اپنے قدیم خیال پر جمے رہنے کا کوئی جواز نظر نہ آیا۔

ناظرین غور فرمائیں کہ پھلواروی صاحب کی یہ بات کہاں تک قابل فہم ہے حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اس سارے کلام میں محض سخن سازی سے کام لیا ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

اس پارٹی (وہابی) اور اس کے ہم نواؤں کا یہی حال ہے کہ صدیاں گزر گئیں کہ جن مسائل و عقائد کے اہل اسلام عامل و قائل رہے اب وہابیت کی تحریک پر شرک و بدعت کی زد میں آ گئے مثلاً اولیاء کرام کے مزارات پر قبہ جات صدیوں سے اہل اسلام بناتے چلے آ رہے ہیں لیکن وہابی مذہب میں اتنا سخت گناہ ہے کہ نجدی کو حکومت ملتے ہی سب سے پہلے قبوں کو گرانے کا کارنامہ سرانجام دیا۔

پھلواروی

غلط انتساب کی ایک نہیں ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ کسی چیز کو مقبول بنانے کے لیے کسی مقبول شخصیت کی طرف منسوب کر دینے کا رواج کوئی نیا نہیں بہت قدیم ہے۔ روحانی اشارات، کشف اور خواب وغیرہ اس مقصد کے لیے گھڑ لیے جاتے ہیں۔ مؤثر قصے بھی تصنیف کر لیے جاتے ہیں۔

غزالی زماں رحمۃ اللہ علیہ

صلحائے امت کے وظائف اور درود تاج آپ کے نزدیک مشرکانہ اور غلط سلط ہیں۔ سب کا مقصد آپ کے نزدیک یہی ہے کہ اہل توحید کو قرآن اور ادعیہ ماثورہ سے ہٹایا جائے مگر

اسی درود تاج کی مقبولیت کے ثبوت میں یہ قصہ آپ کے پدر بزرگوار مرشد کامل اور مرکز عقیدت نے اپنی کتاب "صلوۃ وسلام" میں تحریر فرمایا ہے آپ اس قصے کو جھوٹا اور من گھڑت بتا رہے ہیں لاکھ دفعہ آپ اسے جھوٹا اور من گھڑت کہیں مگر اتنی بات بتا دیجیے کہ مشرکانہ، غلط سلط اور قرآن وحدیث سے ہٹانے والے درود تاج کی مقبولیت کے ثبوت میں اس قصے کو لکھنے والا مرشد کامل اور مرکز عقیدت ہو سکتا ہے آپ کا صرف یہ کہہ دینا کہ میں انہیں معصوم عن الخطاء نہیں سمجھتا کافی نہیں۔ آپ کو یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کی یہ خطا کس نوعیت کی ہے۔ کیا مشرکانہ کلام کی تائید عقیدہ توحید کے منافی نہیں؟ شرک کو آپ توحید کی نقیض نہیں مانتے؟ شرکیہ کلام کی فضیلت و مقبولیت ثابت کرنا بھی شرک ہے۔ گویا آپ نے اپنے مرکز عقیدت کو خطاء شرک سے محفوظ نہیں سمجھا قرآن سے ہٹانے والے کلام کی مقبولیت و فضیلت کا اثبات قرآن سے بغاوت ہے جس کا مرتکب گویا آپ نے اپنے پدر بزرگوار مرکز عقیدت اور مرشد کامل کو ٹھہرایا۔ آپ کے لیے اس الزام سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ آپ نے جو خطاء اپنے مرکز عقیدت سے منسوب کی ہے آپ اس سے رجوع فرمائیں ورنہ اس خطاء کے وبال سے آپ کا محفوظ رہنا بھی ممکن نہیں کیونکہ اس عظیم خطاوار سے عقیدت رکھنا بھی خطاء عظیم ہے۔

اس کی تفصیل پہلے گزری ہے۔

گستاخ اور بے ادب کی سزا

جعفر پھلواروی تو آنجہانی ہو گیا نامعلوم

وہ اس گستاخی اور بے ادبی سے توبہ کی یا نہ (واللہ اعلم)

فقیر اویسی غفرلہ کی اس قسم کے تمام گستاخوں اور بے ادبوں سے اپیل ہے کہ اپنے اس بدعقیدہ سے اپنی زندگی میں توبہ کر لیجئے کیونکہ اس قسم کی گستاخی و بے ادبی کی سزا و عذاب سخت تر ہے تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف گستاخوں کا بُرا انجام دو جلد" اور "بے ادب بے نصیب"

(وما علینا الا البلاغ المبین)

درُود ہزارہ اور درُود لکھیؔ کا ثبوت

منکرین کمالات اولیاء اور دشمنان صوفیہ اصفیاء کو درود ہزارہ اور درود لکھیؔ پر بھی اعتراض ہے دلیل صرف یہی کہ ایسے درود شریف خیر القرون کے بعد کے ہیں بس درود ابراہیمی ہی کافی ہے لیکن اس پہ ہمارا سوال ہے کہ درود ابراھیمی کے سوا باقی کوئی درود پڑھنا ناجائز ہے۔

واقعی یہی بات ہے تو پھر انہیں ہر حال میں صرف اور صرف درود ابراھیمی پڑھنا چاہیئے بوقت ضرورت بالخصوص حدیث شریف بیان کرتے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک لیتے ہوئے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پڑھتے لکھتے ہیں بعض بدقسمت تو صرف صلعم۔ ص۔ ع۔ لکھ دیتے ہیں یہ مکروہ ہے تفصیل فقیر کی کتاب "کراہت صلعم" میں ہے جس دلیل سے جس طرح ان کا درود شریف جائز ہے ہمارے نزدیک بھی ہر طرح کا درود شریف پڑھنا جائز ہے جب کہ حکم ہے۔ صلوا علیہ وسلموا۔ صلوۃ وسلام پڑھو۔ اسی لیے ہمارے نزدیک احادیث مبارکہ یا اقوال صحابہ و معمولات اولیاء کرام میں جتنا اور جس طرح کے درود شریف

جن میں "صلوۃ وسلام" کا ذکر ہے پڑھنا جائز اور "صلوا علیہ وسلموا" کے حکم کی تعمیل۔

نام سے کام نہیں بگڑتا

جب مقصد ہے درود شریف میں صلوٰۃ وسلام تو پھر اگر کسی مناسبت سے اس کا کوئی نام رکھا گیا تو وہ حرام کیوں یا ناجائز کیسے ہزاروں عبادات کے نام خیرات کے بعد مقرر ہوئے ہیں تو کیا وہ سب حرام وناجائز ہے ان سب کی تفصیل فقیر کی کتاب تحقیق البدعۃ میں ہے مثلاً فن تفسیر مع اصطلاحات فن حدیث مع اصطلاحات، فقہ مع اصطلاحات بجمیع متعلقات کے اسماء وغیرہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ اقدس کے بعد مقرر ہوئے ہیں حالانکہ یہ امور بجمیع لوازمات آپ کے زمانہ پاک میں تھے اس سے ماننا پڑھے گا نام رکھنے سے کام نہیں بگڑتا۔

درود ہزارہ کی سند

خاتم المفسرین علامہ الشیخ اسماعیل حقی حنفی رضی اللہ عنہ تفسیر روح البیان شریف جلد ہفتم میں اس کے متعلق ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک صاحب نے سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ زمانہ دراز سے تمنا تھی کہ محبوب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہو تو اپنی زبوں حالی کی داستان خدمت اقدس میں پیش کروں بفضلہ تعالےٰ شب گذشتہ دیدار پُر انوار کی زیارت سے مجھ کو مشرف کیا گیا میں نے حضور پُرنور کو ہشاش بشاش دیکھ کر اپنی درخواست پیش کی کہ یارسول اللہ ایک ہزار روپے کا مقروض ہوں۔ ادائیگی پر قدرت نہیں یہ خوف

دامن گیر رہتا ہے کہ سبکدوشی سے پیشتر موت آگئی تو یہ بار عظیم میری گردن پر باقی رہ جائے گا حضور پُر نور نے فرمایا کہ محمود سبکتگین کے پاس جاکر اُن سے یہ رقم طلب کرو۔ میں نے عرض کیا کہ شاید انہیں باور نہ ہو کہ حضورؐ نے بھیجا ہے یا نہ۔ اور وہ نشانی طلب کریں تو میں کیا کروں گا۔ فرمایا کہدینا کہ سونے سے پیشتر تیس ہزار بار درود شریف پڑھتے ہو اور تیس ہزار بیدار ہوکر یہی نشانی ہے۔ میرا قرض ادا کر دیجئے۔ یہ سن کر سلطان محمود پر گریہ طاری ہوگیا اُن کا قرض ادا کر کے ایک ہزار روپے مزید پیش کئے ارکان دولت نے متعجب ہو کر عرض کیا عالی جاہ حضور نے اس شخص کی ایسی بات میں تصدیق فرما دی جو ناممکن ہو، ہم خدمت میں شب و روز حاضر رہتے ہیں ہم نے تو کبھی حضور کو درود پڑھنے میں مشغول نہیں دیکھا پھر یہ بات عقل میں نہیں آتی کہ اتنی قلیل مدت میں ساٹھ ہزار کی مقدار کس طرح پوری ہو جائے گی۔ سلطان محمود نے فرمایا کہ میں نے علماء کرام سے سُنا تھا کہ جو شخص درود ذیل ایک مرتبہ پڑھے گا تو دس ہزار بار پڑھنے کے برابر ہوگا وہ درود شریف (ہزارہ) یہ ہے۔

اللّٰھم صل علیٰ سیّدنا محمد نا اختلف الملوان
وتعاقب العصران وکرّ الجدیدان واستقل الفرقدان
وبلغ روحہ وارواح اہل بیتہ منا التحیۃ والسلام
وبارک وسلم علیہ کثیرا (البشیر القاری شرح البخاری ص۱۸ ج۱)

ازالۂ وہم بعض منکرین کہتے ہیں کہ بادشاہوں کے خوابوں کا کیا اعتبار۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہیں کہ یہ خواب بادشاہ

کا نہیں ایک ولی کامل کا ہے اگر بادشاہ کا بھی ہو تو یہ عام بادشاہ نہیں سلطان محمود غزنوی ہے جو نہ صرف بادشاہ تھا بلکہ ولی اللہ بھی تھا۔

درود ہزارہ سلطان محمود غزنوی کی طرف منسوب

سلطان محمود غزنوی صرف بادشاہ نہیں بلکہ ایک خدا رسیدہ عاشق رسول تھا اور اسلام میں تو اس کی وہی حیثیت ہے جو صلاح الدین ایوبی کی۔ یہ درود ہزارہ اسی خدا رسیدہ اور عاشق رسول بادشاہ کی طرف منسوب ہے۔

سومنات شکن محمود غزنوی کا کارنامہ

سلطان محمود رحمۃ اللہ کے ہزاروں کارنامے تاریخ اسلام میں مرقوم ہیں ہم صرف اسی کارنامے پر اکتفا کرتے ہیں جس سے انہوں نے ہم ساکنان ہند و پاک کو مرہون منت بنایا۔

یاد رہے کہ حجاج بن یوسف کے پاس جب خون سے لکھا ہوا خط دیبل سے عراق پہنچا تو بے ساختہ حجاج بن یوسف پکار اٹھا۔ لبیک۔ لبیک مسند چھوڑ کر کھڑا ہوگیا۔ خط ایک بار پھر پڑھا چند سطریں بڑی مشکل سے پڑھی گئیں کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ آواز حلق میں اٹک گئی اور غیرت سے چہرہ سرخ ہوگیا۔ سپہ سالار کو طلب کیا صاحب الرائے افراد کو بلایا اور پوچھا کہ سندھ پر کون حکمران ہے۔ مشیروں نے بتایا کہ سندھ پر راجہ داہر کی حکومت ہے حجاج بن یوسف نے راجہ داہر کے نام ایک خط لکھا جس میں اس نے لنکا سے آئے ہوئے عرب تاجروں کے بال بچوں کی فوری رہائی کا مطالبہ

کیا جن کو لنکا سے آتے ہوئے دیبل کے پاس بحری قزاقوں نے لوٹ لیا تھا اور عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا تھا یہ خط جب راجہ داہر کے پاس پہنچا تو اس نے جواب دیا کہ بحری قزاق اس کے کنٹرول سے باہر ہیں۔

جب یہ خط حجاج بن یوسف والیٔ عراق کے پاس پہنچا تو چہرہ غیرت سے تمتما اٹھا اور فوراً دیبل پر فوج کشی کا حکم دیا۔ اللہ اللہ سپہ سالار ۱۷ سال کا محمد بن قاسم ہند کو فتح کرنے قیدیوں کو چھڑانے اور راجہ داہر اور اس جیسے ہندوؤں کو سبق سکھانے اور نبی کریم کی امت میں داخل کرنے کے لیے برق کی طرح بڑھا۔ محمد بن قاسم نے دیبل کا محاصرہ کر لیا۔ منجنیقوں سے پتھر برسائے دیبل فتح ہوا۔ سندھ فتح ہوا۔ ملتان اسلام سے ہمکنار ہوا۔ محمد بن قاسم دریائے جہلم کے کنارے تک دین اسلام سے اس ہند کو منور کرتا ہوا ابر کرم کی طرح بڑھتا چلا گیا۔

حکومت بدلی۔ سلیمان بن عبدالمالک خلیفہ بنے تو محمد بن قاسم فاتح ہند کا تقدیر کا خورشید بھی ساتھ ہی گہنا گیا۔ ہند کے کشور کشا محمد بن قاسم کو بھینس کی کھال میں ڈال کر واپس عراق بلا لیا گیا قید خانے میں یہ آفتاب نصف النہار پر آنے سے پہلے ہی ڈوب گیا مسلمان فرمانروا جس حسن سلوک سے ہندوؤں سے پیش آئے اس کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا کہ محمد بن قاسم کی مورتی بنا کر اس کی پوجا شروع کر دی۔ محمد بن قاسم کے بعد صدیوں تک کسی مسلمان سلطان نے کبھی ہند کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔

محمود غزنوی آندھی کی طرح آیا اور بگولے کی طرح واپس چلا جاتا۔ اس نے یکے بعد دیگرے ہند پر سترہ حملے کیے غیر اسلامی مورخوں نے محمود غزنوی کو ہوس کے پجاری اور لٹیرے کے نام سے منسوب کیا ہے کیا یہ درست ہے

کیا یہ محمود غزنوی تھا کیا وہ سومنات سے سونے کے بت غزنی لے جانا چاہتا تھا یا ہند سونے کی چڑیا کو حاصل کرنا مقصود تھا کیا وہ لکشمی دیوی کا پوجاری تھا؟ کیا محمود غزنوی بت فروش تھا یا بت کش۔ آیئے تاریخ کے آئینے میں دیکھتے ہیں۔ کہ محمود غزنوی کون تھا۔

کعبہ میں تین بڑے بڑے بت تھے۔ لات۔ منات اور عزیٰ۔ دو بت حضور سرور کائنات کے زمانے میں ختم کر دیئے گئے اور ایک بت بچ گیا جوں جوں مسلمان بڑھتے رہے ان کے ڈر سے آگے بڑھتا رہا اور سومنات پہنچ گیا۔ سلطان محمود غزنوی کے دربار میں بڑے بڑے سیاح آتے تھے۔ محمود غزنوی کو سیاحوں نے بتایا کہ سترہ بت سومنات میں موجود ہے محمود غزنوی کے دل میں اس بت کو توڑ کر سنت نبوی ادا کرنے کا شوق چٹکیاں لے رہا تھا اس مقصد کے لیے اس نے ہند پر سترہ حملے کیے ۱۶ دفعہ ناکام لوٹا۔ سترہویں دفعہ جب تیاری کی تو اپنے مرشد سے حملے کا مطلب عرض کیا کہ میں اس غرض سے ۱۶ دفعہ ہند پر حملے کر چکا ہوں۔ لیکن ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکا۔ مرشد نے تنبیہ کی کہ اس دفعہ جب جاؤ اور ناکامی نظر آئے تو دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد ہمیں یاد کرنا۔

محمود غزنوی نے سترہویں دفعہ پورے زور شور سے تیاری کر کے حملہ کیا۔ سومنات کو گھیر لیا۔ ہندوستان میں ہندو راجپوت مرہٹے اور دوسرے جری لوگ اپنے مقدس بت خانہ کی حفاظت کے لیے پروانہ وار جس طرح صلاح الدین ایوبی کے مقابلے میں یورپ نے تمام عیسائی دنیا کو یکجا کر کے کلیسا کی حفاظت کے لیے انتظام کیا اس طرح سومنات کا مندر پجاریوں کے بھی علاقے تمام راج پرستوں نے اس مقدس مندر کی حفاظت کے لیے پکارا۔

تمام ہند اکٹھا ہو گیا سخت معرکہ آرائی ہوئی۔ جب محمود غزنوی کو شکست کے آثار نظر آئے تو فوراً مرشد کی بات پر عمل کیا دو رکعت نماز نفل ادا کی نماز کے بعد دعا مانگی۔ محمود نے تابڑ توڑ حملہ کیا۔ سومنات فتح ہو گیا۔ پھر دو نفل شکرانے کے ادا کیئے فتح کے بعد تمام پجاری سومنات کے گرد جمع ہو گئے اور گڑ گڑا کر محمود سے درخواست کی کہ جس قدر دولت چاہیئے لے لیجیئے۔ اس بت کو نہ توڑو۔ مرد قلندر نے دولت کے نشے میں بت کو چھوڑ دیا، ہرگز نہیں۔ محمود غزنوی نے بت پاش پاش کر دیا۔

سوال :۔ اس چھوٹے سے درود سے ہزار اور لاکھ کا ثواب کیسے بن گیا یہ تو عقلاً بھی محال ہے۔

جواب :۔ یہ سوال یا جہالت سے ہے یا اولیاء کی عداوت سے ورنہ حدیث مبارکہ میں قرآنی آیات و سُورہ کے بارے میں بڑے اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا گیا ہے مثلاً

سورہ اخلاص کو تین بار پڑھنے سے پورے قرآن مجید کا ثواب نصیب ہوتا ہے اس طرح کئی سورتوں کے فضائل و برکات کتب تفاسیر میں مذکور ہیں۔ اور فضائل درود شریف میں بعض درود شریف کے اجر و ثواب کا ذکر صراحتہً کتب احادیث میں موجود ہے۔

وظیفہ لی خمسۃٌ

یہ وظیفہ بھی برسوں سے ہر سلسلہ کے اولیاء کرام میں مروج ہے اور کئی دکھی انسانوں کے دکھ میں آیا اور آ رہا ہے لیکن افسوس کہ یہ بھی تحریک وہابیت کی نحوست بھرے شرک کے فتوے سے محفوظ نہ رہ سکا فقیر ان کے فتوی اور ظنون فاسدہ کے جوابات عرض کرتا ہے وہ وظیفہ یہ ہے۔

لِی خَمسَۃٌ اُطفِی بِھَا حَرَّ الوَبَاءِ الحَاطِمَۃ
اَلمُصطَفیٰ وَالمُرتَضیٰ وَابنَاھُمَا وَالفَاطِمَۃ

سوال :۔ جعفر پھلواروی بزعم خویش علمی اعتراض کے طور لکھا کہ معلوم نہیں کس بے علم نے یہ شعر بنایا ہے بِھَا کی ضمیر کا مرجع کون ہے بِھِم ہوتا تو کچھ بات بن جاتی پھر وَبَاء مونث نہیں مگر یہاں اس کی صفت حاطِمہ لائی گئی ہے پھر فاطمہ پر الف لام نہیں آتا اور یہاں بے تکلف داخل کر دیا گیا، (ص ۲۱)

پھلواروی صاحب نے یہاں تین اعتراض کیئے ہیں۔

۱۔ وہ فرماتے ہیں بِھَا کی ضمیر کا مرجع کون ہے بِھِم ہوتا تو کچھ بات بھی بن جاتی۔

پھلواروی صاحب کی کم فہمی پر حیرت ہے وہ اتنا بھی نہ سمجھ سکے کہ ضمیر "ھَا" کا مرجع لفظ خَمسَۃٌ" کے ضمن میں موجود ہے تقدیر عبارت ہے "خَمسَۃُ اَشخَاصٍ"، ایسی صورت میں جمع مذکر غائب اور بتاویل جماعت واحد مونث غائب بلکہ جمع مونث غائب کی ضمیر بھی لانا جائز ہے تینوں استعمال احادیث سے ثابت ہیں۔

۱۔ ثَلَاثَۃٌ مَن تَالَھُنَّ"،

(مسند امام احمد جلد ۳ ص ۱۴ طبع بیروت)

۲۔ ثَلَاثَۃٌ یُحِبُّھَا اللّٰہُ۔

(مجمع الزوائد جزء دوم جلد اول ص ۱۰۵ طبع بیروت)

۳۔ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ۔

(ابو داؤد جلد ۱ صـ۳۳۷ طبع اصح المطابق کراچی)

پھلواروی کا ایک کے سوا باقی دو کی نفی کرنا۔ ان کی لاعلمی پر مبنی ہے۔

سوال:۔ وَباء مونث نہیں مگر یہاں اس کی صفت حاطِمَہ لائی گئی ہے۔

جواب:۔ پھلواروی کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ یہاں اَلوَبَاء کی صفت الحَاطِمَة صرف رعایت قافیہ کی وجہ سے ہے جو رعایت سجع سے کم نہیں اور رعایت سجع میں یہ اختلاف کلام عرب اور حدیث میں وارد ہے۔

حدیث ام زرع میں گیارہ عورتوں سے ایک عورت کا قول مروی ہے وَاَرَاحَ عَلَيَّ نِعَمًا ثَرِيًّا۔ شارح شمائل اس مقام پر ارقام فرماتے ہیں۔

وَكَانَ الظَّاهِرُ اَنْ تَقُولَ ثَرِيَّةً لٰكِنَّهَا ارتكبت ذٰلِكَ لِاَجلِ السَّجعِ،

یعنی یہاں اسے نِعَمًا ثَرِيَّةً کہنا چاہیے تھا لیکن رعایت سجع کی وجہ سے اس نے ثَرِيَّةً کی بجائے مذکر کا لفظ ثَرِيًّا بول دیا۔

(شرح شمائل ترمذی صـ۱۹۴ طبع مصر)

اس سے ثابت ہوا کہ مخالفین اہل عرب کے عام استعمالات سے بھی بے خبر ہیں۔

سوال:۔ پھر فاطمہ پر الف لام نہیں آتا اور یہاں بے تکلف داخل

کر دیا۔

جواب:۔ گویا پھلواروی کا مطلب یہ ہے کہ لفظ فاطمہ صفت کا صیغہ چونکہ عَلَم ہے اس لیے اس پر الف لام داخل ہونے کو وہ ناجائز سمجھ رہے ہیں یہ ان کی لاعلمی اور کم فہمی ہے انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ الف لام زائدہ ہے جس کا لفظ فاطمہ اور اس جیسے دیگر اعلام پر داخل ہونا اگرچہ ضروری نہیں مگر اس کا جائز ہونا بھی شک و شبہ سے بالاتر ہے دیکھیے شرح ابن عقیل میں ہے۔

وَاَكثَرُ مَا تَدخُلُ عَلَى المَنقُولِ مِن صِفَةٍ كَقَولِكَ فِي حَارِثٍ اَلحَارِثُ، یعنی صفت کا صیغہ جب اسمیت کی طرف منقول ہو تو اکثر اس پر الف لام داخل ہوتا ہے جیسے لفظ حارث کو الحَارِث کہنا (ابن عقیل شرح ابن مالک صـ ۱۸۴ جلد اول طبع مصر)

اور النحو الوافی میں ہے اَلْ الزَّائِدَةُ هِيَ الَّتِي تَدخُلُ عَلَى المَعرِفَةِ اَوِ النَّكِرَةِ فَلَا تُغَيِّرُ التَّعرِيفَ اَوِ التَّنكِيرَ... نمِثَالُ دُخُولِهَا عَلَى المَعرِفَةِ، اَلمَامُونُ بنُ الرَّشِيدِ مِن اَشهَرِ خُلَفَاءِ بَنِي العَبَّاسِ فَالكَلِمَاتُ مَامُونٌ رَشِيدٌ وَعَبَّاسٌ مَعَارِفُ بِالعَلَمِيَّةِ قَبلَ دُخُولِ آلْ فَلَمَّا دَخَلَت عَلَيهَا لَم تُحدِث تَغَيُّرًا فِي تَعرِيفِهَا وَلَم تُفِدهَا تَعرِيفًا جَدِيدًا۔

یعنی الف لام زائدہ جو معرفہ یا نکرہ پر داخل ہوتا ہے وہ اس کی تعریف یا تنکیر کو متغیر نہیں کرتا۔ معرفہ پر اس کے داخل ہونے کی مثال اس جملے میں ہے۔ "اَلمَامُونُ ابنُ الرَّشِيدِ مِن اَشهَرِ خُلَفَاءِ بَنِي العَبَّاسِ"

مامون رشید اور عباس تینوں نام الف لام داخل ہونے سے پہلے علمیت کے ساتھ معرفہ ہیں الف لام تے ان پر داخل ہو کر ان کے علم معرفہ ہونے میں کوئی نئی بات پیدا نہیں کی نہ کسی تعریف جدید کا فائدہ دیا (النحو الوافی جلد ا ص ۴۲۹ طبع مصر)

علاوہ ازیں پھلواروی نے ضرورت شعری کے قانون کو بھی نظر انداز کر دیا۔

وظیفہ نادِ علی

اس پر مخالفین کا اعتراض ہے ان کے جواب میں فقیر نے مستقل رسالہ لکھا ہے بنام الدر البہی فی جواز نادِ علی" ان کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ یہ وظیفہ شیعہ مذہب کا ہے اس لیے کہ اہلسنت کے اولیاء و مشائخ قدیم سے اس کے عامل ہیں اگر شعیہ پڑھتے ہیں تو ان سے ہمارا کیا تعلق۔ جب ہمارے نزدیک اس کے جواز کے دلائل موجود ہیں خواہ کوئی پڑھے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰے نے الانتباہ فی سلاسل اولیاء" میں اس کے جواز کی تصریح فرمائی اور احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے بھی اپنے فتاویٰ رضویہ میں جواز کا فتویٰ دیا دیا ہے۔ مزید تفصیل فقیر نے رسالہ مذکور میں دیکھیے فقط والسلام

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ ۱۸ ربیع النور شریف ۱۴۱۸ھ بہاول پور پاکستان